لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ (۱۶۱ - ۱۶۳)	اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا تابعدار ہوں ۔

تفصیلی گفتگو علامہ موصوف نے اسی آیت کے تحت کی ہے ۔ اور آخری آیت کے تحت اس پہلو کو ابھارا ہے کہ ہمیشہ سے تمام حضرات انبیاء علیہم السلام کا یہی ایک پیغام رہا ہے ۔ ان سب کی دعوت اسلام تھی جس کی حقیقت بے آمیز طریقے پر ایک خدائے عزوجل کی عبادت اور بندگی ہے ۔ استشہاد میں انھوں نے سورہ انبیاء کی آیت کریمہ: "وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ الخ (۲۵)" کے علاوہ دوسری متعدد آیات نقل کی ہیں ۔ اور آخر میں اس دعوت کے مضمرات کو ان لفظوں میں پیش کیا ہے :

فاخبر تعالیٰ انه بعث رسله بالاسلام ولکنهم متفاوتون فيه بحسب شرائعهم الخاصة التی ينسخ بعضها بعضا الی ان نسخت بشريعة محمد صلی الله عليه وسلم التی لا تنسخ ابدالآبدين ولا تزال قائمة منصورة واعلامها منشورة الی قيام الساعة ۱۲	پس اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ اس نے اپنے (تمام) رسولوں کو (ایک ہی دین) اسلام دے کر بھیجا ۔ البتہ شریعتیں جو ان میں ہر ایک کے ساتھ خاص رہیں وہ ہر ایک کی الگ الگ رہی ہیں ۔ جن میں سے ایک دوسرے کو منسوخ کرتی رہی ہے ۔ یہاں تک کہ یہ (تمام کی تمام) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے ذریعہ منسوخ ہوئیں ۔ جو اب کبھی ابد سے ابد تک منسوخ نہ ہوگی ۔ بلکہ یہ ہمیشہ ہمیشہ قائم و دائم رہے گی ۔ اور اس کے نقوش تا قیام قیامت ثابت موجود رہیں گے ۔

جس سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن جب ایک خدا کی عبادت اور اس کی بندگی کی بات کہتا ہے اور اپنے تمام برگزیدہ بندوں کا طریقہ دین اسلام قرار دیتا ہے تو اس کا مقصد کسی مجرد عقیدے کا اظہار یا کسی محدود دائرے میں اس کے احکام کی پیروی نہیں بلکہ کسی تحفظ کے بغیر پوری انسانی زندگی اور اس کے جملہ معاملات کو یہ چیز محیط ہوتی ہے ۔ آگے وہ اس کی مزید وضاحت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کی روشنی میں کرتے ہیں جس سے پتہ چلتا ہے کہ دین کے اصول و کلیات میں اتفاق سہی لیکن شریعتیں تمام انبیاء کی الگ